خطبات مصطفائی

و

خطبات شفیقی

حصہ اوّل

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے

خطباتِ مصطفائی

(1)۔ عظمتِ رسالتِ مآب ﷺ

(2)۔ ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات

(3)۔ ولی کی پہچان

(4)۔ سنّت اور بدعت

(5)۔ نورِ حسّی اور نورِ معنوی

(6)۔ تفسیر سورۂ تکاثر

خطباتِ شفیقی

(1)۔ نبی کا معنی اور اس کا مفہوم

(2)۔ جمیع عالم برائے مصطفی ﷺ

(3)۔ امت کا معنی اور اس کا مفہوم

(4)۔ امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی

(5)۔ اعلی حضرت کا عشق رسول ﷺ

(6)۔ تفسیر سورۂ کوثر، محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دے دیا

خطیب اول: مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی

خطیب ثانی و مرتب: مولانا محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

ناشر: مکتبة السنه (دهلی)

فہرست

محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دے دیا ۵
درود شریف کی فضیلت ۵
یہ قرآن کی مختصر سورت ہے ۶
آمد کے بیان کے ساتھ مقصد آمد کا بیان ۶
تمہیں حقائق و معارف سیکھائیں ۷
تمہیں ستھرا کریں ۸
رب نے محمد ﷺ کو کیوں بھیجا؟ ۸
کیا ہم نے سورۂ کوثر پر کبھی غور کیا؟ ۸
قوم کا اعتراض انبیائے کرام کا جواب ۸
پہلا اعتراض: تم رسول نہیں ۱۰
دوسرا اعتراض: تم مجنون ہو ۱۱
تیسرا اعتراض: تم کو تمہارے رب نے چھوڑ دیا ۱۳
چوتھا اعتراض: تمہارا ہاتھ ٹوٹ جائے ۱۴
پانچواں اعتراض: تم شاعر ہو ۱۴

چھٹا اعتراض: تم ابتر ہو ۱۴

اکلوتے بیٹے کے انتقال پر باپ کی کیفیت ۱۵

پہلے محبوب ﷺ کی دل جوئی پھر دشمن کو جواب ۱۶

ہر خیر سے محروم تیرا دشمن ۱۶

الکوثر کا معنی کیا ہے؟ ۱۶

صاحب خزائن العرفان کا قول ۱۷

ایسی فضیلتیں عطا کی جن کی حد ہی نہیں ۱۷

نعمت اللہ سے کون سی نعمتیں مراد ہیں؟ ۱۸

ابتر تو نہیں بلکہ تیرا دشمن ۱۹

محبوب ﷺ کے ذکر کو بلند خود اللہ کرتا ہے ۱۹

کثیر، اکثر، یا کثار نہیں بلکہ الکوثر فرمایا ۲۰

جب رب کا قلیل اتنا کثیر ہے تو کوثر عالم کیا ہو گا؟ ۲۰

محبوب ﷺ جیسے رب نے کسی کو بنایا ہی نہیں ۲۱

محبوب ﷺ کی ذات عیب دار کیسے ہو سکتی ہے؟ ۲۱

محبوب ﷺ کو دلیل نہیں بلکہ برہان فرمایا ۲۱

اس کو تول رہا ہے جس کو تولا نہیں جا سکتا ۲۳
یہ سب پر بھاری ہوں گے ۲۳
وہ رب اپنی شان میں کیسا ہو گا؟ ۲۴
اس بیان سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا ۲۴
جو رب آئندہ دے گا اس کا شمار کیسے ہو گا ۲۴
کیا کیا کہوں تجھے ۲۵
رب نے محبوب ﷺ کو سب کچھ دے دیا ۲۶
شفیق مدنی فتحپوری کی اصلاحی کتب ۲۷
شفیق مدنی فتحپوری کی درسی کتب ۲۸

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تفسیر سورۃ الکوثر

محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دے دیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ وَ عَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ ﷺ وَ عَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ ﷺ

درود شریف کی فضیلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَہُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔ (نَسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ﴿۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (۳)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

یہ قرآن کی مختصر سورت ہے

قرآن پاک کے دامن میں اللہ پاک نے سورۂ کوثر بھی رکھا ہے، اور یہ قرآن پاک کی مختصر صورتوں میں سے ایک ہے، لیکن بہت جامع ہے، اور آج میں آپ کے سامنے اس کوثر کی تفسیر پر کچھ بنیادی باتوں کو بیان کروں گا، چونکہ میلاد کا موقع ہے۔

آمد کے بیان کے ساتھ مقصد آمد کا بیان

قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالی نے جہاں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد کو بیان کیا ہے وہاں ان کی آمد کا مقصد بھی بیان کیا ہے، جشن منانا، نعرے لگانا، چراغاں کرنا، جلوس میں جانا، جھنڈے لگانا، محفلیں کرنا، یہ سب اظہار محبت کی چیزیں تو ہیں، مگر اس کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے حق محبت ادا کر دیا ہے، یہ اظہار محبت تو ہے مگر محبت کا حق نہیں ہے، کہ ہم یہ کہیں کہ ہم پورا سال اب فری ہو گئے کیوں؟ کیونکہ ہم نے محفل کر لی ہے۔

اس محفل کے انعقاد کے بعد ہمیں اپنے اندر پورے سال جو عشق رسول کے کام اور جو مقصد میلاد اور مقصد عشق رسول ہے اس کو اجاگر کرنا ہو گا۔

اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم نے جو دعا مانگی تھی اس میں اس رسول کی آمد کے مقصد کو بھی بیان کیا تھا: چنانچہ دعائے ابراہیمی کے کلمات کو قرآن نے یوں بیان فرمایا ہے:

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (۱۲۹) (پ۱، البقرہ ۱۲۹)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

اور پارہ ۴ سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۶۴ میں ارشاد ہوا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (۱۶۴)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

اور اللہ پاک نے پارہ ۲۸ سورۂ جمعہ کی آیت نمبر ۲ میں جو آمد رسول کو بیان کیا، اس میں بھی مقصد میلاد کو بیان کیا ہے کہ حضور کی تشریف آوری کس لیے ہوئی ہے؟ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (۲)

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کُھلی گمراہی میں تھے۔

تمہیں حقائق و معارف سیکھائیں

اب آپ دیکھیں کہ ان تینوں مقامات میں آمد مصطفی ﷺ کو بیان کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مقصدِ آمد مصطفی ﷺ کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس نبی کو کیوں بھیجا گیا؟ تاکہ یہ تمہیں اللہ عزوجل کتاب قرآن پاک کی تعلیم دیں اور اس کے حقائق و معانی سکھائیں۔

تمہیں ستھرا کریں

اور اس لئے رسول کو بھیجا تاکہ وہ تمہیں ستھرا کریں، اور ستھرا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ لوح نفوس وارواح کو کدورات سے پاک کرکے حجاب اٹھائیں اور آئینہ استعداد کی جلا فرما کر انہیں اس قابل کردیں کہ ان میں حقائق کی جلوہ گری ہوسکے۔

رب نے محمد ﷺ کو کیوں بھیجا؟

اور آج کے دور میں اس طرح کے سوالات کئے بھی کئے بھی جاتے ہیں، کہ رب نے محمد ﷺ کو کیوں بھیجا؟ کیا ضرورت تھی؟ کن مقاصد کے لئے بھیجا؟ اور ان سوالات کے جوابات ایک مسلمان کو معلوم ہونے چاہئے، پتا ہونے چاہئے، تبھی تو وہ محمد عربی ﷺ کی سنتوں پر عمل کرے گا، اپنے نبی ﷺ کو اپنا آئڈیل بنائے گا، اور رب نے ان کو بنایا ہی ایسا ہے کہ ان کی فرمانبرداری کی جائے، اللہ نے ان کی صورت، ان کی سیرت، ان کا اخلاق، ان کا کردار، ہر چیز ایسی بے مثل و بے مثال بنائی ہے۔

کیا ہم نے سورۂ کوثر پر کبھی غور کیا؟

کیا ہم نے سورۂ کوثر پر کبھی غور کیا؟ کہ اس میں کیا بیان کیا گیا ہے؟ سنئے: اللہ پاک نے سورۂ کوثر میں حضور علیہ سلام کی تعریف بیان فرمائی ہے، حضور کے دشمن کا رد بھی بیان کیا ہے، کافروں نے حضور علیہ سلام کے بیٹے کے انتقال پر معاذ اللہ! ابتر کہا تھا۔

قوم کا اعتراض انبیائے کرام کا جواب

اور یہ بھی حضور علیہ سلام کی عظمت کے باب میں سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے، شفاء شریف میں بھی لکھا ہے، سیرت رسول عربی کے صفحہ نمبر ۵۸۰ میں بھی لکھا ہے، نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ وصف ہے کہ حضور کے دشمن کو خود اللہ عزوجل جواب دیتا ہے، حالانکہ عادتِ باری تعالی یہ تھی کہ اگر پہلے کی قومیں اپنے نبی پر اعتراض کرتی تھیں، تو رب تعالی پیغمبر سے جواب دلواتا تھا، رب خود جواب نہیں دیتا تھا چنانچہ:

قومِ نوح نے جب حضرتِ نوح علیہ السلام سے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (۶۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔ (پ۸، الاعراف:۶۰)

ان کی نفی خود حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلام نے کی، اور فرمایا:

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۶۱) (پ۸، الاعراف:۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العالمین کا رسول ہوں۔

قوم ہود نے ہود عَلَیْہِ السَّلام سے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ (۶۶) (پ۸، الاعراف:۶۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں۔

اس پر ہود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا:

یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۶۷) (پ۸، الاعراف:۶۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میری قوم مجھے بے وقوفی سے کیا علاقہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں۔

فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام سے کہا تھا:

اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا (۱۰۱)

ترجمہ کنزالایمان: اے موسیٰ میرے خیال میں تو تم پر جادو ہوا۔ (پ۱۵، بنی اسراءیل:۱۰۱)

اس پر حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا:

وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا (۱۰۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور میرے گمان میں تو اے فرعون تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے۔ (پ۱۵، بنی اسراءیل:۱۰۲)

قوم شعیب نے شعیب عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ۚ وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ (۹۱)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہارا کنبہ نہ ہوتا تو ہم نے تمہیں پتھراؤ کر دیا ہوتا اور کچھ ہماری نگاہ میں تمہیں عزت نہیں۔ (پ۱۲، ہود:۹۱)

حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام اس کا جواب یوں دیتے ہیں:

یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ (۹۲)

ترجمہ کنزالایمان: اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ اللہ سے زیادہ ہے اور اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا بیشک جو کچھ تم کرتے ہو سب میرے رب کے بس میں ہے۔ (پ۱۲، ہود:۹۲)

تو آپ نے دیکھا! کہ قوم کا اعتراض حضرت شعیب کا جواب۔ قوم کا اعتراض حضرت موسی کا جواب۔ قوم کا اعتراض حضرت عیسی کا جواب۔ قرآن نے دونوں کو بیان کیا۔

یہ انداز تھا دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کے متعلق، مگر جب باری آتی ہے سید الانبیاء کی، سید المرسلین کی، سراج السالکین کی، شفیع المذنبین کی، رحمۃ للعالمین کی، تو انداز بدل گیا، کفار نے ہمارے آقائے نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت جو طعن و تنقیص کی، اللہ سبحانہ و تعالی نے بذات خود اس کی تردید فرمادی جس سے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان محبوبیت عیاں ہوتی ہے۔ چنانچہ:

پہلا اعتراض: تم رسول نہیں

ایک موقع پر کافروں نے کہا :"لَسْتَ مُرْسَلًا"ترجمۂ کنزالایمان:تم رسول نہیں ۔ (پ۱۳،الرعد:۴۳)اے محمد !ﷺ تم رسول نہیں ہو، حضور علیہ سلام کی رسالت کا انکار کیا۔

تو اللہ نے فرمایا:یٰسٓ(۱) وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ(۲) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ(۳) عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ(۴)
مجھے حکمت والے قرآن کی قسم !بے شک ضرور تو رسولوں میں سے ہے، سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔

رب قسموں کا محتاج نہیں ہے لیکن آج بات آئی ہے محبوب کی، انگلی اٹھی ہے محبوب پر، دل دکھایا گیا ہے محبوب کا، جھٹلایا گیا ہے محبوب کو، تو رب نے بھی اپنے محبوب ﷺ کی دل جوئی کے لئے، طعنے کی وجہ سے جو محبوب کو رنج ہوا تھا، اس رنج کو غلط کرنے کے لئے، محبوب کو ڈھارس دینے کے لئے، کفار کو ضربِ شدید لگانے کے لئے رب نرم گوشہ تھوڑے ہی اختیار فرمائے گا، بلکہ بڑی شد و مد کے ساتھ اور قسم کے ساتھ فرماتا ہے: پیارے مجھے قسم ہے اس قرآن کی !جو لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ کی صفت سے متصف ہے، محبوب! تم ضرور رسولوں میں سے ہو۔

یہ شان ہے میرے اور آپ کے نبی، آخری نبی، مکی مدنی ﷺ کی، کہ اعتراض کفار کریں جواب ربِّ کائنات دے، میرے امام لکھتے ہیں:

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزّت کا
نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا
یہی ہے اصل عالم مادّہ ایجادِ خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

دوسرا اعتراض:تم مجنون ہو

ایک مرتبہ کفار مکہ نے محبوب ﷺ کو مجنون کہا، اور ان کا یہ قول تمسخر اور استہزاء کے طور پر تھا چنانچہ قرآن بیان کرتا ہے کہ ان بدبختوں نے کہا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے وہ جن پر قرآن اترا بیشک تم مجنون ہو۔(پ۱۴،الحجر:۶)

رب تعالی نے محبوب ﷺ کی جانب سے ان بد بختوں کو اس اعتراض پر قرآن کی آیات نازل فرمادیا:

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾(پ۲۹،القلم:۲)

نون اور قلم اور اس کے لکھے کی قسم! ذرا غور کرو رب کے کلام کے لفظوں میں! اللہ نے فرمایا: مجھے قلم کی بھی قسم ہے، اور قلم نے جو کچھ لکھا اس کی بھی قسم ہے، تم اپنے رب کے فضل سے مجنوں نہیں ہو، تم مجنون نہیں ہو، مجھے قسم ہے قلم اور اس کے لکھے ہوئے کی، تم پر تو اللہ کا فضل ہے، تم مجنون نہیں ہو، بلکہ تمہارے لیے بے حد و بے حساب اجر ہے، اور بے شک تمہارا اخلاق بڑا اعلی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں پر ذرا غور کرو! کفار نے محبوب ﷺ کو مجنون کہا، اور مجنون کے اندر عقل نہیں ہوتی اس کے اندر کوئی فضیلت والی بات، کمال والے اوصاف نہیں ہوتے، اس کا ہر کام بے ترتیب و بے ڈنگ ہوتا ہے، اس کے اندر کوئی حکمت و دانائی نہیں ہوتی، رب نے محبوب ﷺ کی ذات سے جنون کی نفی "مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ" سے کر کے، محبوب کی صفاتِ عالیہ بھی بیان فرمائی، اور فرمایا: "اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" محبوب ﷺ تیرے رب کا لطف و کرم تیرے شاملِ حال ہے، اس نے تم پر انعام و احسان فرمائے، نبوّت اور حکمت عطا کی فصاحتِ تامّہ، عقلِ کامل، پاکیزہ خصائل، پسندیدہ اخلاق عطا کئے مخلوق کے لئے جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علٰی وجہِ الکمال عطا فرمائے، ہر عیب سے ذاتِ عالی صفات کو پاک رکھا۔

اللہ اکبر! محبوب کا اخلاق کیسا؟ ایسا کہ کافروں بد بختوں کی گالیوں کے جواب میں مسکرا کے گزر جانا یہ تیری ہی ادا ہے، یہ تیری ہی شان ہے:

کہ آئے بیمار تو ہر دکھ کی دوا دیتے ہیں
گالیاں دیتا ہے کوئی تو دعا دیتے ہیں
دشمن آجائے تو چادر بھی بچھا دیتے ہیں

تیسرا اعتراض: تم کو تمہارے رب نے چھوڑ دیا

ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفّار نے بطریقِ طعن کہا کہ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور تمہارے رب نے تمہیں مکروہ جان کر چھوڑ دیا ہے، تم اس کو اچھے نہیں لگے اس لیے چھوڑ دیا، تم ہمارے معبودوں کو برا کہتے تھے اس لیے اس نے تمہیں چھوڑ دیا۔ جب یہ اعتراض ہوا تو رب تعالی کی جانب سے جواب آیا:

وَ الضُّحٰى (۱) وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى (۲) مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى (۳)

ترجمۂ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔ (پ۳۰، الضحیٰ: ۱۔۳)

اللہ تعالی نے قسم کے ساتھ فرمایا: "وَ الضُّحٰى" پیارے تمہارے رخ روشن کی قسم "وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى" تمہاری زلفوں کی قسم! "مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى" نہیں چھوڑا تمہارے رب نے اور نہ ہی مکروہ جانا، ان آیات میں کفار کی تردید فرمائی اور ساتھ میں محبوب ﷺ کی تعریف و توصیف بھی بیان فرمائی "وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى" پیارے تمہاری تو ہر آنے والی گھڑی پچھلی گھڑی سے بہتر ہے، "وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى" اور عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا عطا کرے گا کہ پیارے حبیب تم راضی ہو جاؤ گے، اللہ اکبر! پوری نعت مصطفی ﷺ بیان فرما دیا۔

چوتھا اعتراض: تمہارا ہاتھ ٹوٹ جائے

ایک موقع پر ابو لہب نے کہا کہ اے محمد! ﷺ تمہارا ہاتھ ٹوٹے، اللہ نے فرمایا:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ (۱)

ترجمہ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

اے ابو لہب میرے حبیب ﷺ کے ایک ہاتھ کی بات کرتا ہے، تیرے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں، "وَّ تَبَّ" اور ٹوٹ بھی گئے۔ اللہ اکبر!

تم سمجھتے کیا ہو اپنے آپ کو؟ میرے محبوب ﷺ پر چلے انگلی اٹھانے، میرا محبوب خاموش ہے، تو یہ نہ سمجھو کہ وہ اکیلے ہیں، بلکہ ان کے لئے تو میری ساری خدائی ہے۔

پانچواں اعتراض: تم شاعر ہو

کفار سے جب ایمان لانے کی بات کی گئی تو انہوں نے کہا کہ: کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں:

اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ (۳۶)

ترجمہ کنزالایمان: کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے۔ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۳۶)

کفار نے اس بار محبوب ﷺ کو دیوانہ شاعر کہا تو رب تعالی کی جانب سے جواب آیا:

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ (۳۷)

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی۔ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۳۷)

وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے۔ (پ۲۳، یٰس:۶۹)

چھٹا اعتراض: تم ابتر ہو

ایک روز حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد حرام سے نکل رہے تھے کہ باب بنی سہم میں عاص بن وائل سہمی آپ سے ملا اور کلام کیا۔ جب وہ مسجد میں داخل ہوا تو اَشقیائے قریش نے پوچھا کہ تم کس سے باتیں کر رہے تھے عاص بولا کہ ابتر (بے نسل) سے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صاحبزادے جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطن مبارک سے تھے انتقال کر چکے تھے اس لئے عاص بن وائل نے حضور کو یہ طعنہ دیا کہ محمد ﷺ کی نسل کٹ گئی، منقطع ہو گئی، اب ان کا ذکر مٹ جائے گا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اول، ذکر اولاد کرام انحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ج۲، ص۵۱۵)

رب تعالیٰ کی جانب سے جواب آیا:

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ؕ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ؕ

اکلوتے بیٹے کے انتقال پر باپ کی کیفیت

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ذرا آپ اندازہ لگائیے! کہ ایک تو بیٹے کی وفات کا غم ابھی پرانا ہوا نہیں، اور اوپر سے ابتر کا طعنہ، اس باپ سے پوچھو! ایسے عالم میں اس پر کیا بیت رہی ہوتی ہے، جس کی اکلوتی اولاد کا انتقال ہو جائے، بھوک و پیاس سب ختم ہو چکی ہوتی ہے، ایسا لگتا ہے جیسے دنیا اپنی تمام تر زیب و زیبائش کے باوجود ویران ہو گئی ہے، اور اس باپ کو ایسا کیوں لگتا ہے؟ اس لئے کہ اس کے دل کے چمن کی اکلوتی کلی مرجھا گئی ہے، تو ابھی بیٹے کی جدائی کا غم ختم بھی نہ ہوا تھا کہ بدبخت عاص بن وائل نے جب حضور ﷺ کو ابتر کہا ہو گا، تو کیا حضور کو تکلیف نہ ہوئی ہو گی؟ دل نہ دکھا ہو گا، کہ بدبخت مجھے ابتر کہہ رہا ہے، مجھے دم بریدہ کہہ رہا ہے، جس کے لئے زمین کا بچھونا بچھایا گیا، آسمان کا شامیانہ تانا گیا، جس کے دم قدم سے دنیا کی باغ و بہار ہے۔

ہے اُنھیں کے دم قدم کی باغِ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالَم نہیں

پہلے محبوب ﷺ کی دل جوئی پھر دشمن کو جواب

اس کو کہہ رہا ہے کہ تمہاری نسل ختم ہو گئی، تکلیف تو قلبِ اطہر واقدس میں ہوئی ہو گی، مگر محبوب ﷺ تو سید الصابرین ہیں، مگر ان کا رب تو احکم الحاکمین ہے وہ جواب دے گا۔

اور رب نے بھی براہِ راست اس دشمن کو جواب نہ دیا، بلکہ پہلے محبوب ﷺ کی دل جوئی فرمائی، محبوب کی تعریف و توصیف بیان فرمائی، اپنی عطاؤں کا تذکرہ کیا، تاکہ جو قلبِ اطہر پر رنج و دکھ کا اثر ہے پہلے وہ جاتا رہے، اسی لئے فرمایا: اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ﴿۱﴾ اے محبوب ﷺ ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں، پھر فرمایا: اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۲﴾ بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ابتر ہے۔

ہر خیر سے محروم تیرا دشمن

میں قربان اعلیٰ حضرت کے عشقِ رسول پر، آپ نے ابتر کا معنی وہ نہ کیا جس معنی کا قصد عاص بن وائل نے کیا تھا، یعنی منقطع النسل، بلکہ اعلیٰ حضرت نے ابتر کا ترجمہ کیا "بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے" یعنی اعلیٰ حضرت نے اس کو کہیں کا چھوڑا ہی نہیں، ہر خیر سے محروم قرار دیا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عاص بن وائل کا نام مٹ گیا مگر حضور انور ﷺ کا نام قیامت تک روشن ہے اور رہے گا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذریت قیامت تک رہے گی۔

الکوثر کا معنی کیا ہے؟

تو رب کائنات نے فرمایا: اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ﴿۱﴾ اے محبوب ہم نے آپ کو کوثر کا مالک بنایا، اور آپ لفظ کوثر کی تشریح تفسیر کی کتابوں میں دیکھیں کہ لفظِ کوثر کا معنی کیا ہے؟ حضرت عبد اللہ ابن عباس کی تفسیر، تفسیر خازن، تفسیر مدارک، تفسیر بیضاوی، تفسیر مظہری، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان، تفسیر صراط الجنان، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر نور العرفان، ساری تفاسیر میں لفظِ کوثر کے مختلف معانی آپ کو

ملیں گئے، کسی نے پانچ معانی بیان کئے، کسی نے دس، کسی نے پندرہ، تو کسی نے بیس، مگر حد کر دی امام رازی نے کہ انہوں نے اپنی تفسیر "تفسیر کبیر" میں الکوثر کے چالیس معانی بیان کئے ہیں، اور لکھا:

کوثر سے مراد نور قلب مصطفی ہے، کوثر سے مراد اولاد رسول ہے، کوثر سے مراد امت کی کثرت بھی ہے، کوثر سے مراد جنت بھی ہے، کوثر سے مراد مقام محمود بھی ہے، کوثر سے مراد حوض کوثر بھی ہے، کوثر سے مراد شفاعت بھی ہے، کوثر سے مراد معجزات بھی ہیں، کوثر سے مراد کتاب بھی ہے، کوثر سے مراد علم بھی ہے، کوثر سے مراد مصطفی علیہ الصلاۃ والسلام کی فتوحات بھی ہیں۔

صاحب خزائن العرفان کا قول

اور تفسیر خزائن العرفان کے اندر اس لفظ کوثر کے بارے میں صدر الافاضل نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نے لکھا:

کہ کوثر کا معنی یہ ہے کہ محبوب ﷺ ہم نے آپ کو فضائلِ کثیرہ عنایت کر کے تمام خَلق پر افضل کیا، حسنِ ظاہر بھی دیا، حسنِ باطن بھی، نسبِ عالی بھی، نبوّت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، کثرتِ امّت بھی، اعدائے دِین پر غلبہ بھی، کثرتِ فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔ محبوب ﷺ یہ عاص بن وائل تجھے ابتر کہہ رہا ہے، یہ جانتا نہیں کہ تیری شان کیا:

فرش والے تِری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خُسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھَریرا تیرا
آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

ایسی فضیلتیں عطا کی جن کی حد ہی نہیں

"اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ" پیارے اتنی نعمتیں اور فضیلتیں ہم نے عطا کی ہیں کہ جن کی حد ہی کوئی نہیں، جس کی انتہاء ہی کوئی نہیں، اللہ نے تمہیں ایسی پیاری نعمتوں کا مالک بنا دیا ہے کہ

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مِثل نہیں ہے خدا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

جہاں گنتیاں ختم ہو جائیں، جہاں انسان کے شمار کا اندازہ ختم ہو جائے، اس سے بھی ماورا نعمتیں عطا کی ہیں اور رب فرماتا ہے: "وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡھَا" تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو اللہ کی نعمتوں کو گن نہیں سکتے۔ (پ ۱۳ ابراہیم ۳۴)

نعمت اللہ سے کون سی نعمتیں مراد ہیں؟

قاضی عیاز مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے تحت لکھا ہے: کہ یہ کون سی نعمتیں ہیں جن کا اللہ نے ذکر کیا، کہ تم شمار نہیں کر سکتے؟ پھر خود ہی فرماتے ہیں: "نِعۡمَتَ اللّٰہِ" سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو رب نے کوثر کی صورت میں اپنے محبوب کو عطا فرمائی ہیں۔ اللہ اکبر! امام اہلِ سنت کی سنو:

تیرے تو وَصف عیب تناہی سے ہیں بَری
حیراں ہُوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامُشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالِق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

ابتر تو نہیں بلکہ تیرا دشمن

تو عاص بن وائل نے محبوب ﷺ کو ابتر کہا، اللہ نے فرمایا: "اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ" محبوب! ابتر تم نہیں ہو، تمہارا دشمن ابتر ہے، جڑ کٹا تیرا دشمن، منقطع النسل تیرا دشمن، چرچا مٹے گا تیرے دشمن کا، ذکر مٹے گا تیرے دشمن کا، نام ختم ہو گا تیرے دشمن کا، نسل ختم ہو گی تیرے دشمن کی، پیارے تیرا نام مٹنے کے لیے نہیں بنایا، تیرا ذکر ختم ہونے کے لیے نہیں بنایا، یہ دنیاداری میں ہوتا ہو گا کہ بیٹے نہ رہیں تو نسل ختم ہو جاتی ہے، اور وہ کفار سمجھتے تھے، بیٹا نہیں رہا اولاد نہیں رہی، تو نسل نہیں چلے گی، لیکن رب نے اپنے محبوب کی اولاد بیٹی سے چلا کے دنیا بھر میں سیدوں کا فیضان جاری فرما دیا۔

محبوب ﷺ کے ذکر کو بلند خود اللہ کرتا ہے

یہ دنیاداری میں ہوتا ہو گا کہ کسی کا چرچا اس کے باپ کی وجہ سے، کسی کا چرچا اس کے بیٹے کی وجہ سے، کسی کا چرچا اس کا پیر کرے، کسی کا چرچا مرید کرے، کسی کا چرچا اس کے استاد کی وجہ سے، کسی کا چرچا اس کے شاگرد کی وجہ سے کسی کا چرچا اس کا لیڈر کرے، کسی کا چرچا اس کا نوکر کرے، کسی کا چرچا اس کا ملازم کرے، کسی کا چرچا اس کا وزیر و مشیر کرے۔

لیکن رب کائنات نے اپنے حبیب کے ذکر کو نہ استادوں کا محتاج رکھا، نہ شاگردوں کا محتاج رکھا، نہ پیروں کا محتاج رکھا، نہ مریدوں کا محتاج رکھا، نہ عالموں کا محتاج رکھا، نہ واعظوں کا محتاج رکھا، نہ ادیبوں کا محتاج رکھا، نہ خطیبوں کا محتاج رکھا، نہ شاعروں کا محتاج رکھا، نہ وزیروں کا محتاج رکھا، نہ امیروں کا محتاج رکھا، نہ سیاست دانوں کا محتاج رکھا، نہ لیڈروں کا محتاج رکھا، نہ نوکروں کا محتاج رکھا، نہ کسی ملازموں کا محتاج رکھا۔

پیارے کوئی تیرا ذکر کرے، یا نہ کرے، اللہ نے تیرے چرچے کو بلند کر دیا ہے، ارشاد ہوا:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (پ۳۰ الشرح ۴)

تُو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے

جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذِکر ہے اُونچا تیرا
مِٹ گئے مٹتے ہیں مِٹ جائیں گے اَعدا تیرے
نہ مِٹا ہے نہ مِٹے گا کبھی چرچا تیرا

اور ایسا کیوں؟ ایسا اس لئے کہ ربِّ کائنات نے اپنے محبوب کو الکوثر عطا کیا ہے۔

کثیر، اکثر، یا کثار نہیں بلکہ الکوثر فرمایا

یہاں پر ایک نکتہ قابلِ توجہ ہے کہ: رب نے یہاں کثیر نہیں، اکثر نہیں کثار نہیں بلکہ کوثر فرمایا ہے، اور کوثر نکرہ کے ساتھ نہیں بلکہ الکوثر معرفہ کے ساتھ فرمایا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو زیادہ نہیں، بہت زیادہ بھی نہیں، بہت ہی زیادہ بھی نہیں، بلکہ بے حد زیادہ، بے حد و بے شمار عطا فرمایا۔

جب رب کا قلیل اتنا کثیر ہے تو کوثر عالم کیا ہوگا؟

قرآن پاک میں آپ نے پڑھا ہو گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: "قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ" اے محبوب ﷺ آپ فرما دیجئے! کہیہ دنیا کی متاع کیا ہے؟ قلیل ہے، یہ سب کچھ، سب بڑے بڑے شہر، بڑے بڑے ملک، یہ کروڑوں، اربوں، کھربوں چیزیں، تمام علوم و فنون، سرمایہ، سونا، چاندی، ہیرے جواہرات، پیسہ، ہر چیز جو بھی دنیا میں ہے، ان کے متعلق اللہ فرماتا ہے: دنیا قلیل ہے، حالانکہ یہ دنیا کتنی بڑی ہے، اس میں کتنی بڑی بڑی چیزیں ہیں، اس کی کروڑوں اربوں کھربوں چیزوں کو قرآن کہتا ہے: یہ قلیل ہے، جس بارگاہ میں قلیل کا پیمانہ اتنا بڑا ہے، تو بتاؤ! وہاں کثیر کا پیمانہ کتنا بڑا ہو گا، وہاں اکثر کا کتنا بڑا پیمانہ ہو گا، پھر وہاں کثار کا پیمانہ

کتنا بڑا ہو گا، اور جب کثیر اور اکثر اور کثار کے پیمانے کا اندازہ، میں اور آپ نہیں کر سکتے تو بتاؤ! رب کے دئے ہوئے الکوثر کا اندازہ کیسے لگا سکتے ہیں؟

محبوب ﷺ جیسے رب نے کسی کو بنایا ہی نہیں

یہ وہ وجوہات ہیں جس کی وجہ سے ہم کہتے ہیں: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رب نے بنایا ہی ایسا ہے کہ ان جیسا کوئی ہے ہی نہیں، کوثر کا مالک، کوئی ہے ہی نہیں، خیر کثیر کا مالک، ہے ہی کوئی نہیں۔

محبوب ﷺ کی ذات عیب دار کیسے ہو سکتی ہے؟

محبوب ﷺ کی ذات عیب دار ہو بھی کیسے سکتی ہے کہ رب نے محبوب کو اپنی دلیل جو بنایا ہے، چنانچہ پارہ ٦ سورۂ نساء کی آیت نمبر ١٧٤ میں ارشادِ باری تعالی ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا (١٧٤)

ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا۔

تو ربِّ کائنات نے اپنی ذات پر محبوب ﷺ کو دلیل بنایا، اور دلیل جتنی مضبوط ہوتی ہے دعوی بھی اتنا نکھر کے سامنے آتا ہے، کمزور دلیل دعوی کو کمزور کر دیتی ہے، میں دعویٰ کروں کہ اس وقت رات ہے، اور یہ کہہ کر میں کمرے کے سارے بلب بند کر دوں اور کہوں کہ دیکھو چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے، اور اندھیرا ہونا رات ہونے کی دلیل ہوتی ہے، لہذا میرا دعوی رات ہونے کا سچا ہے، آپ میرا ہاتھ پکڑے اور مجھے باہر لے جا کر کہیں دیکھو دن ہے، کیونکہ چاروں طرف اجالا ہی اجالا ہے، سورج نکلا ہوا ہے۔

محبوب ﷺ کو دلیل نہیں بلکہ برہان فرمایا

تو میری دلیل کا آپ نے دلیل سے رد کر دیا، اور میرے دعوی کو غلط ثابت کر دیا، اب اگر محبوب ﷺ کی ذات میں نقص ہوتا، کوئی کمی ہوتی دلیل کمزور ہوتی، تو وجودِ باری تعالی کا دعوی کمزور ہوتا، اور اللہ نے محبوب کے لئے دلیل کا لفظ بھی استعمال نہیں کیا، بلکہ حضور ﷺ کے لیے فرمایا برہان بنا کے بھیجا ہے، ایسی دلیل ہے جس کو کسی دلیل سے رد کیا ہی نہیں جا سکتا۔

حسینہ جمیلہ دا منہ موڑ دیتا
محمد بنا کے قلم توڑ دیتا

اور اللہ نے اپنے ربوبیت کی دلیل ان کو بنایا ہے، ضروری تھا حضور ﷺ کی ذات پہ کوئی عیب نہ ہو، کوئی نقص نہ ہو، کوئی خامی نہ ہو، کیونکہ اگر دلیل کمزور ہوتی تو ربوبیت کا دعوی کمزور ہو جاتا، توحید کا دعوی مضبوط ہے کیونکہ رسالت کی دلیل مضبوط ہے۔

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نَقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں

محبوب ﷺ کی ذاتِ گرامی وجودِ باری تعالی کی مضبوط و روشن دلیل ہے، اس لیے اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنی ذات کا مظہر بنایا۔

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
سوچتی تو ہو گی دنیا مصطفی کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

اور میرے امام لکھتے ہیں:

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مِثل نہیں ہے خدا کی قسم

اس کو تول رہا ہے جس کو تولا نہیں جا سکتا

یہ تو آج مولوی کا دماغ خراب ہو گیا ہے، جو محمد عربی کو تولنے چلا ہے، اگر اتنا شوق ہے تو آپ مجھ کو تول لیں، اور میں آپ کو تول لوں، یہ بتاؤ سونار کے چھوٹے سے ترازو میں رتی تولے کا حساب تو ہو جائے گا، کیا منوں ٹنوں کا بھی حساب ہو سکتا ہے؟ سونار کا ترازو ٹوٹ جائے گا۔ اس کو تول رہا ہے جس کو تولا نہیں جا سکتا۔ اللہ اکبر!

سنوٗ حدیث رسول سنوٗ اور خود رسول کی زبانی سنوٗ:

یہ سب پر بھاری ہوں گے

روایت ہے حضرت ابو ذر غفاری سے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیسے جانا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں حتی کہ آپ نے یقین کر لیا تو فرمایا اے ابو ذر میرے پاس دو فرشتے آئے جب کہ میں مکہ کے بعض پتھریلے علاقہ میں تھا تو ان میں سے ایک تو زمین کی طرف آ گیا اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان رہا تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کیا یہ وہ ہی ہیں اس نے کہا ہاں اس نے کہا کہ انہیں ایک شخص سے تولو میں اس سے تولا گیا تو میں وزنی ہوا پھر اس نے کہا کہ انہیں دس سے تولو تو میں ان سے تولا گیا میں ان پر وزنی ہوا، پھر اس نے کہا کہ انہیں سو سے تولو میں ان سے تولا گیا میں ان پر بھاری ہوا وہ بولا انہیں ہزار سے تولو میں ان سے تولا گیا تو میں ان پر بھاری ہو گیا گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ پلہ ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گرے پڑتے ہیں تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تم انہیں ان کی پوری امت سے تولو تو بھی یہ سب پر بھاری ہوں گے۔

(مشکوۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین، فصل ثالث ص ۵۱۵ مطبوعہ مجلس برکات)

وہ رب اپنی شان میں کیسا ہوگا؟

اللہ اکبر! پیارو! ذرا غور تو کرو! کہ رب نے ایسا پیارا حبیب بنایا جس کا کوئی مقابل نہیں، جس کا کوئی ثانی نہیں تو وہ رب اپنی شان میں کیسا ہو گا؟ خود کیسی شان کا مالک ہو گا؟ وہ خود کتنی عظمتوں، رفعتوں برکتوں کا مالک ہو گا؟

ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے
ایک اللہ ہی ان سے بڑا ہے

اس بیان سے آپ کو اندازہ ہوگیا ہوگا

اور آخر میں، میں آپ سے ایک بات کہہ کر رخصت چاہوں گا، کہ آج آپ کو اس بیان سے اندازہ ہوا ہو گا کہ:

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و وَالا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی — دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
خلق سے اَولیا اَولیا سے رُسل — اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
ذِکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو — نمکین حسن والا ہمارا نبی
جس کی دو بُوند ہیں کوثر و سلسبیل — ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کِھلے چھپ گئے — پر نہ ڈُوبے نہ ڈُوبا ہمارا نبی
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے — اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

یعنی رب نے اپنے محبوب ﷺ کو صرف خدا ہونا نہ دیا ورنہ تو اپنی ساری خدائی دے دی، اور سب دے دیا فرمایا: "اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ" کہ محبوب ہم تمہیں دے دیا۔ ماضی کے صیغے سے بیان فرمایا، کہ دے دیا۔

جو رب آئندہ دے گا اس کا شمار کیسے ہوگا

اور پیارو! جو رب نے اپنے محبوب ﷺ کو دے دیا اس کا کوئی حساب و شمار نہیں، تو اس کا کیسے حساب و شمار ہو سکتا ہے جو رب آئندہ دے گا۔ سورۂ والضحیٰ میں فرمایا:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى(۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اور کتنا دے گا دینے والا جانے، کتنا ملے گا لینے والا جانے، محبوب ﷺ آپ کے اوصاف و کمال، حسن و جمال، بیان کرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔

کیا کیا کہوں تجھے

اور میرے امام نے تو محبوب ﷺ کو سرور کہا، مالک کہا، مَولیٰ کہا، باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہا، حرماں نصیب کی امید گاہ کہا، جانِ مراد اور کانِ تمنّا کہا، گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہا، دَرمانِ دَردِ بُلبُلِ شیدا کہا، بیکس نواز گیسوؤں والا کہا، اور کہا اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابِشیں، اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے، اور آگے چل کر بے داغ لالہ اور قمر بے کلف کہا، بے خار گلبنِ چمن آرا کہا، آقا ﷺ اب کیا کہوں؟ الفاظ ختم ہو گئے، بندہ عاجز ہوں، آقا ﷺ میں حادث ہوں:

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

حرفِ آخر کہہ کر معذرت کر لی، محبوب ﷺ:

تیرے تو وَصف عیب تناہی سے ہیں بَری
حیراں ہُوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامُشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالِق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

رب نے محبوب ﷺ کو سب کچھ دے دیا

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

فضائلِ کثیرہ عنایت کرکے تمام خَلق پر افضل کیا، حسنِ ظاہر بھی دیا، حسنِ باطن بھی، نسبِ عالی بھی، نبوّت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، کثرتِ امّت بھی، اعدائے دِین پر غلبہ بھی، کثرتِ فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔

اللہ الرحمٰن، کی بارگاہِ عالیشان، میں بندۂ ناقص و ناتمام، بعجز و احترام، بواسطۂ سرورِ ذیشان، عرض گزار ہے کہ ربِّ کریم ہمیں نارِ جحیم، سے نجات عطا کرے، اور رحمۃ للعالمین کی غلامیٔ دلنشین میں استقامت عطا فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆

ابو میمونہ محمد شفیق خان عطاری
مدنی فتحپوری
10/OCT/2021
بروز: اتوار

شفیق مدنی فتحپوری کی اصلاحی کتب

1☆...ما فعل اللہ بک (حصہ اول)

2☆...ما فعل اللہ بک (حصہ دوم)

3☆...ما فعل اللہ بک (حصہ سوم)

4☆...میری سنت میری امت

5☆...کیا حال ہے؟

6☆...اسلامی احکام کی حکمتیں حصہ اول موضوع عقائد کی حکمتیں

7☆...اسلامی احکام کی حکمتیں حصہ دوم موضوع پانچ نمازوں کی حکمتیں

8☆...قرآنی سورتوں کے مضامین

9☆...سب سے پہلے سب سے افضل

10☆...موت کے وقت

11☆...امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات

12☆...علوم رضا کی جھلکیاں

13☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی (حصہ اول)

14☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی (حصہ دوم)

15☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی (حصہ سوم)

شفیق مدنی فتحپوری کی درسی کتب

1☆... شفیق المصباح شرح مراح الارواح

2☆... شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ

3☆... شفیق النحو لحل تمارین خلاصۃ النحو (حصہ اول)

4☆... شفیق النحو لحل تمارین خلاصۃ النحو (حصہ دوم)

5☆... اَلشَّفِیق شرح تیسیر مصطلح الحدیث

6☆... شارق الفلاح شرح نور الایضاح

7☆... القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

8☆... عرفان الاثار شرح معانی الاثار

9☆... صرف کے دلچسپ سوالات

10☆... تسلیم التوقیت